دعا کی عظمت وفضیلت اور اس کے فوائد وبرکات

الْحَمْدُ لِلَّهِ جَلَّ فِي عُلَاهُ، يُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِي إِذَا دَعَاهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، رَضِينَا بِهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَنَبِيُّهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ)[1].

حضرات گرامی میرے مؤمن بھائیو! بلاشبہ اللہ جَلَّ جَلَالُهُ کو پکارنا اس سے سؤال کرنا اور دعا مانگنا بہت پاکیزہ عمل ہے دعا افضل ترین عبادات میں سے ہے، اس کا بہت عظیم اجر وثواب ہے ، اور مرتبے میں یہ انتہائی بلند عبادت ہے نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ نے فرمایا ہے: «الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ». دعا عین عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ)[2]. اور تمھارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو میں تمھاری درخواست قبول کروں گا، الغرض رب ارحم الراحمین کی طرف سے اپنے مؤمن بندوں کو حکم دیا گیا ہے وہ اس سے دعا کرتے رہیں اسی سے مانگیں اور اسی سے آس

(١) الأنفال: ٢٩.
(٢) الأدب المفرد للبخاري: ٧١٤. وأبو داود: ١٤٧٩، والترمذي: ٢٩٦٩، والآية من سورة غافر: ٦٠.

لگائے رہیں تاکہ ان کے اندر یہ وجدان ویقین پختہ ہوکہ رب کریم جَلَّ جَلَالُہٗ ان سے قریب ہے ان کی مناجات کو سنتا ہے اور ان کی فریاد کا جواب دیتا ہے جیساکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾[1] اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سؤال کریں تو میں قریب ہی ہوں منظور کر لیتا ہوں درخواست کرنیوالے کی عرضی جب کہ وہ میرے حضور درخواست دے، یقیناً تمام انبیاء ورُسل عَلَیْہِمُ السَّلَام دعاؤں کا اہتمام کرنے والے تھے دعا ان کی محفوظ پناہ گاہ اور ان کی زندگی کی قیمتی دولت تھی ہر نبی نے اپنے رب کو پکارا اس سے دعا مانگی اور اس کی بارگاہ میں التجا کی چنانچہ سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں باری تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ* وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ﴾[2]، اور نوح نے ہم کو پکارا سو ہم خوب فریاد سننے والے ہیں اور ہم نے ان کو اور ان کے اہل وعیال کو بڑی تکلیف سے نجات دیدی اسی طرح اللہ ربّ العزّت نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دعاؤں کو قبول فرمایا چنانچہ انہوں اپنے رب کی نعمتوں پر اس کی حمد کی اور دعاؤں کے قبول فرمانے پر ان الفاظ میں اس کی ثناء کی: ﴿إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾[3] بیشک میرا رب خوب دعائیں سننے والا ہے

---

(١) البقرة: ١٨٦.
(٢) الصافات: ٧٥-٧٦.
(٣) إبراهيم: ٣٩.

دعاؤں کا اہتمام کرنے والو! اللہ کے نبی سیدنا یونس علیہ السلام نے رات کی تاریکی اور سمندر کی گہرائی میں مچھلی کے پیٹ سے اپنے رب کو پکارا تھا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی فریاد سن لی اور اسے قبول فرمالیا جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾(١)، سو ہم نے انکی دعا قبول کرلی اور انکو اس گھٹن سے نجات دیدی اور ہم اسی طرح اہل ایمان کو نجات دیا کرتے ہیں اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیدنا زَکَرِیَّا علیہ السلام کی پکار سن لی اور ان کی دعا کو قبولیت سے نواز دیا جیسا کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ* فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ﴾(٢)، اور زَکَرِیَّا جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب مجھ کو لاوارث مت رکھ اور سب سے بہتر وارث تو تو خود ہی ہے* پس ہم نے ان کی پکار سن لی اور ان کی خاطر ان کی بیوی کو اولاد کے قابل کردیا، خود ہمارے آقا ہمارے نبی محمدِ عربی ﷺ بکثرت دعاؤں کا اہتمام فرماتے اور ہر گھڑی دعا میں مشغول رہتے پس آپ ﷺ اپنے دن کا آغاز دعا سے ہی کرتے پھر نمازِ فجر کا سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا»(٣). یا اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا اور حلال روزی کا اور مقبول عمل کا سؤال کرتا ہوں آخر میں دعا ہے کہ یا اللہ! ہم سب کو عجز وانکساری کے ساتھ دعا کرنے اور اپنی طرف متوجہ ہونے کی

---

(١) الأنبياء: ٨٨.
(٢) الأنبياء: ٨٩- ٩٠.
(٣) ابن ماجه: ٩٢٥.

توفیق عطا فرما دے اور یا رَبَّ الْعَالَمِین، ہماری دعاؤں کو قبول فرما لے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمد ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطاء فرما، اور انکی اطاعت کی بھی جنکی اطاعت کا تو نے اپنے اس فرمان میں حکم دیا ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[١]. اے ایمان والو: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبِ اختیار ہوں ان کی بھی

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ، إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(١) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ سَامِعِ الْأَصْوَاتِ، مُجِيبِ الدَّعَوَاتِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

اپنے رب کو پکارنے والے مومنو! دعا کے بڑے عظیم فوائد اور اس کے بہت کثیر منافع ہیں یہ ایسا نیک عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کو بے انتہا پسند ہے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ہے: «لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى -أَيْ: أَفْضَلَ[1]- مِنَ الدُّعَاءِ»[2]. اللہ کے نزدیک کوئی بھی شی اور کوئی بھی عمل دعا سے زیادہ افضل نہیں، بلا شبہ جو بندہ دعا کرتا ہے باری تعالیٰ اس سے راضی ہوجاتا ہے اس کو اپنی رحمت وعنایت عطا کرتا ہے اور اس کی دعا ضرور قبول فرمالیتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللَّهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا، أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا؛ مَا لَمْ يَدْعُ بِمَأْثَمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ»[3]. روئے زمین پر جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو باری تعالیٰ اس کو یا تو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کردیتا ہے یا اس دعا کی برکت سے اتنا ہی شر اس بندے سے ہٹا دیتا ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے، ربّ ارحم الراحمین بندوں کی دعا سے بہت خوش ہوتا ہے وہ ایسے بندوں کیلئے آسمان کے اور رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور آفات اور بلاؤں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے نبی رحمۃٌ لِّلعٰلمِیْن ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: «لَا

---

(١) شرح مشكاة المصابيح (١٥٢٨/٤).
(٢) الترمذي: ٣٣٧٠، وابن ماجه: ٣٨٢٩.
(٣) الترمذي : ٣٥٧٣.

يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ»[1]. دعا ہی تقدیر کو بدل سکتی ہے یعنی دعا کے علاوہ کوئی اور شئ تقدیر کو نہیں بدل سکتی، پس مؤمن پر لازم ہے کہ وہ حضورِ قلب اور خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کرے اور اسے زمین وآسمان کے مالک جلّ جلالہٗ کی رحمت اور اس کے کرم پر بھرپور اعتماد ہو اور دعا کی قبولیت کا یقین ہو رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ»[2]. اللہ تعالی سے اس طرح دعا کیا کرو کہ تمہیں اسکی قبولیت کا یقین ہو اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالی غافل اور لاپرواہ دل کی کوئی دعا قبول نہیں فرماتا، جیساکہ ہمیں معلوم ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے کچھ مخصوص اوقات ہیں پس مؤمن بندہ قبولیت کی گھڑی میں دعاؤں کا اہتمام کرتا ہے جیسے نماز کے سجدوں میں اور تہائی رات میں اسی طرح اذان اور اقامت کے درمیان۔ اسی طرح وہ دعا شروع کرنے سے پہلے اللہ کی حمد وثناء کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پیش کرتا ہے پھر اپنے لئے اور اپنے والدین کیلئے بھلائی کا سؤال کرتا ہے اور اپنے اہل وعیال کی کامیابي اور ان کی ضرورت کیلئے حسب توفیق دعا کرتا ہے اسی طرح وہ اپنے وطن کیلئے اور اپنے حکمرانوں کی توفیق وفلاح کیلئے بھی دعا کرتا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی دعا کا آغاز اللہ کی حمد وثناء پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف سے کیا پھر اپنے لئے دعا مانگی تو میری دعا سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: «سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ»[3] مانگو تمہیں

---

(١) الترمذي : ٢١٣٩.
(٢) الترمذي: ٣٤٧٩.
(٣) الترمذي: ٥٩٣.

اللہ کی طرف سے عطا کیا جائے گا، مانگو تمہیں اللہ کی طرف سے عطا کیا جائے گا یا اللہ ! ہم تیری بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہیں اور تیری بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ !تیری ویسی ہی حمد و ثنا ہے جو تیری عظمت و جلال اور تیری قدرت و سلطنت کے لائق ہے یا اللہ ! ہم کو دین و دنیا کی بھلائی اور کامیابی عطا کر دے،هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَالشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.